# رابندر ناتھ ٹیگور کی تحریر ایک بحر عظیم ہے: پریاگ شکلا

## ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام رابندر ناتھ ٹیگور کے تراجم پر سمپوزیم کا اہتمام




نئی دہلی (قومی بھارت) رابندر ناتھ ٹیگور کے 162 ویں یوم پیدائش کے موقع پر ساہتیہ اکادمی نے تراجم میں رابندر ناتھ ٹیگور کی کامیابیوں پر ایک سمپوزیم کا اہتمام کیا۔ اس سمپوزیم میں جس کی صدارت مالاشری لال کی تھی اور ف س اعجاز (اردو)، ایچ ایس۔ شیو پرکاش (کنڑ)، موہن جیت (پنجابی)، پریاگ شکلا (ہندی) اور رادھا چکرورتی (انگریزی) نے رابندر ناتھ ٹیگور کی تحریروں کے ترجمہ کے دوران ہوئے اپنے تجربات شیئر کیے۔ پروگرام کے آغاز میں ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری کے سری نواس راؤ نے سب کا خیر مقدم کیا۔ اپنے خطبہ استقبالیہ میں انہوں نے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور ایک پیغمبر انسانیت تھے اور ان کی تحریریں آفاقی تھیں۔ ساہتیہ اکادمی نے مختلف ہندوستانی زبانوں میں ان کی بہت سی تخلیقات کا ترجمہ دستیاب کرایا ہے۔ سب سے پہلے ف س اعجاز نے رابندر ناتھ ٹیگور کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میں مرنے کے بعد بھی اپنے گیتوں میں زندہ رہوں گا۔ اپنے گیتوں میں فطرت، محبت، وطن وغیرہ جیسے عناصر کی آمیزش کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے اپنے کئی گیتوں کو اردو ترجمہ میں خود پیش کیا۔ ایچ ایس کنڑ میں ٹیگور کے تراجم پر بحث کرتے ہوئے شیو پرکاش نے کہا کہ ان کے گانوں میں آزادی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ موہن جیت سنگھ نے یہ بتاتے ہوئے کہ ٹیگور نے بلراج ساہنی کو پنجابی میں لکھنے کی ترغیب دی، کہا کہ ٹیگور پر سکھ گروؤں کی طرف سے دی گئی شہادت کا بہت اثر تھا اور انہوں نے گرو گو بند سنگھ، بندہ سنگھ اور دارو سنگھ پر نظمیں لکھیں۔ گیتا نجلی کے ہندی ترجمہ پر گفتگو کرتے ہوئے پریاگ شکلا نے کہا کہ ٹیگور کی تحریر ایک عظیم سمندر کی مانند ہے اور اس میں سے موتی چننا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے گیتا نجلی کے بہت سے تالیف والے گیت پیش کیے۔ رادھا چکرورتی نے خود ٹیگور کے انگریزی تراجم پر بحث کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ان تراجم سے زیادہ مطمئن نہیں ہیں۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ ترجمہ اس کا پیغام ایک بڑی کمیونٹی تک پہنچا سکتا ہے۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے مالاشری لال نے سب کا شکریہ ادا کیا اور رابندر ناتھ ٹیگور کی کہانی موہ مایا کا ترجمہ پیش کیا۔ پروگرام میں مختلف ہندوستانی زبانوں کے ممتاز ادیب، مترجم اور طلباء موجود تھے۔